بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

قرآن: ایک ''مظلوم'' کتاب

انسانوں کے مختلف رویوں کے اعتبار سے قرآن حکیم ایک ''مظلوم'' کتاب بھی ہے۔ بہت سے لوگوں نے جہاں قرآن حکیم کو سمجھنے' پڑھنے' اس پر عمل کرنے اور اسے دوسروں تک پہنچانے کے لیے کمر ہمت کسی اور اپنی اپنی بساط کے مطابق اس عظیم کلام کے حقوق کی ادائیگی کی کوشش کی' وہیں اس حقیقت سے انکار بھی ممکن نہیں کہ قرآن کے بہت سے مخاطبین کے ذہنوں میں ایسی غلط فہمیاں (confusions) موجود ہیں جن کی بناء پر قرآن مجید ان کے لیے اُس اہمیت کی شئے باقی نہیں رہتا جیسا کہ وہ فی الواقع ہے۔ اسی لیے قرآن کے لیے وہ اعتناء اور اہتمام پیدا نہیں ہو پاتا جو اس سے حقیقی استفادے کے لیے ضروری ہے۔

بعض لوگ قرآن پر یہ ظلم ڈھاتے ہیں کہ وہ اسے ایک خاص دور کی حد تک مفید کتاب قرار دیتے ہیں۔ ان کے خیال میں اس کتاب کی یہ خوبی بہرحال مانی جانی چاہیے کہ اس نے ایک دور کے پسماندہ اور تہذیب وتمدن سے تہی بعض لوگوں کو مہذب اور متمدن قوم بنانے کا فریضہ سرانجام دیا۔ لیکن چونکہ وہ دور بہت سادہ تھا اس لیے ان کی اصلاح اس کتاب سے ہوگئی' جبکہ آج کا دور بہت متنوع اور الجھا ہوا ہے' افراد اور ادارے بہت پُر پیچ شکل اختیار کر چکے ہیں' اس لیے اُن کے خیال کے مطابق موجودہ زمانے کے لیے یہ کتاب کافی نہیں۔

کچھ دوسری قسم کے لوگ بھی ہیں جو اس کتاب کی شان کو قدرے بہتر گردانتے ہیں۔ وہ اسے ''یکے از ادلہ اربعہ'' قرار دیتے ہوئے احکامِ شریعت کے لیے فقہی ضابطہ اور اولین مصدر تسلیم کرتے ہیں۔ ان کی یہ ''دُور رس نگاہ'' بھی قرآن کی حقیقت پانے سے اس لیے محروم ہے کہ احکامِ شریعت اور فقہ مرتب ہونے کے بعد اس ابدی ہدایت نامے کی وہ اہمیت باقی نہ رہی جو ان کے خیال کے مطابق ہو سکتی تھی۔ ہاں اس کے ساتھ ایک خاص نوع کا تعلق خاطر تبرک کے نکتۂ نگاہ سے پھر بھی ضروری رہا۔

(باقی صفحہ 30 پر)